## سوال

(16) صحابہ کرام اور دیگر ائمہ دین امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے یا نہیں۔

## جواب

*السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ*

حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم وآنجناب کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ودیگرائمہ وبزرگانِ دین جن کے اسم ہائے مبارک ذیل میں درج ہیں۔ ان کی نسبت جواب کو سوال کے مطابق ارقام فرمائیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

نمبر ۱ بحالت نمازجماعت خلف امام سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے یا نہیں؟

نمبر ۲ آیا آپ بحالت نمازجماعت ختم قرأت فاتحہ آمین بالجہر کہتے تھے یا نہیں؟

نمبر ۳ آیا بحالتِ نمازرفع یدین کے عامل تھے یا نہیں، آیا بحالت نمازہاتھ زیرناف باندھتے تھے یا سینہ پر؟

نمبر ۴ ماہِ رمضان المبارک میں تراویح معہ وترکتنی رکعت پڑھتے؟ حوالہ کتب معتبرہ شرعیہ سے تحریر فرمایا جاوے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عمرفاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ عبدالقادرجیلانی رضی اللہ عنہ، حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ، حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ، حضرت احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

*وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ*

*الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!*

قرآن مجید بتارہاہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوئی حکم اپنی مرضی سے نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ وہی فرماتے تھے جس کا حکم اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے صادرہوتا تھا۔ **(۲)** رسولِ خدااحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خداصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کوارشاد فرمایا، لاتقرؤا بشئ من القرآن اذاجھرت الا بام القرآن (ابوداؤد) جب میں جہری نمازوں میں قرأت پکارکرپڑھوں توتم اس وقت سوائے سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت قرآن کی میرے پیچھے نہ پڑھا کرو۔

نمبر ۳ فانہ لاصلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب کیوں کہ جوشخص سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نمازہی نہیں ہوتی۔ (مشکوٰۃ باب القرأۃ فی الصلوٰۃ)

نمبر ۴ آثار صحابہؓ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے پیارے رسول کے احکام عالیہ کی تعمیل بڑے تپاک سے کرتے تھے۔ آپ کا فرمان سن کرحاضرین میں سے ایک بھی ایسانہ تھا جوفاتحہ خلف الامام کا قائل نہ ہو۔

نمبر ۵ چنانچہ امام ترمذی حدیث عبادہ کے ماتحت فرماتے ہیں۔ والعمل علی ھذا الحدیث فی القرأۃ خلف الامام عند اکثراھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھوقول مالک ابن انس وابن المبارک والشافعی واحمدواسحٰق یرون القرأۃ خلف الامام۔

اکثر صحابہ کرام اورتابعین کا عمل فاتحہ خلف الامام پر تھا اورامام مالک اورشافعی اوراحمد بن حنبل رحمۃ اللہ سب فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ (ترمذی)

نمبر٦ حارث اوریزید بن شریک فرماتے ہیں۔ امرنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قرأۃ خلف الامام کہ ہم کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ امام کے پیچھے پڑھا کریں۔ (جزء القرأۃ للبیہقی ص ٩٦، مستدرک حاکم ص ٢٣٩، کنزالعمال ص ١٨٧ ج ٣)

نمبر٧ وعن علی انہ کان یامران یقرأخلف الامام اور حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ بھی فاتحہ خلف الامام کا حکم کیا کرتے تھے۔ (جزء ۃ القراۃ ص ٦٢)

نمبر٨ وعن الحسن انہ یقول اقرء واخلف الامام فی کل صلٰوۃ بفاتحۃ الکتاب فی نفسک : اور امام حسنؓ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے ہر ایک نماز (خواہ سری ہو یا جہری) سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔ (جزء القرأۃ)

نمبر٩ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (دیکھو احیاء العلوم مصنفہ امام غزالیؒ)

نمبر١٠ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سرّی نمازوں میں فاتحہ کے جواز کے قائل تھے اور جہری نماز میں بھی اگر سکتات میں پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ (عمدۃ الرعایہ ص ١٧٣)

نمبر ١١ ملّاجیون حنفی مصنف نورالانوار اپنی تفسیر احمدی میں فرماتے ہیں: فان الطائفۃ الصوفیۃ والمشائخین الحنفیۃ تراھم یستحسنون قرأۃ الفاتحۃ للمؤتم کما استحسنہ محمد احتیاطا فیما روی عنہ : صوفیہ کرام اور مشائخ حنفیہ بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف فاتحہ خلف الامام کو مستحسن اور اچھا سمجھتے تھے احتیاطا جس طرح ہدایہ وغیرہ میں بھی ہے۔

نمبر١٢ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ فاتحہ خلف الامام واجب ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی یہ مذہب ہے۔ امام مالک اور امام شافعی اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا (نووی شرح مسلم)

نمبر13 ا پیر عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ ارکان نماز میں سے ہے۔ (غنیہ ص ١٠) اور اگر کوئی رکن جان بوجھ کر چھوڑ دے یا بھول جاوے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (لہٰذا فاتحہ ضرور پڑھنی چاہیے) (غنیۃ الطالبین ص ١٢)

نمبر١٤ عبداللہ بن مبارک شاگرد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انا اقرء خلف الامام والناس یقرؤن الاقوم من الکوفین کہ میں امام کے پیچھے پڑھتا ہوں اور تمام لوگ پڑھتے ہیں۔ مگر کوفیوں کی قوم نہیں پڑھتی (ترمذی)

نمبر١٦ اخلاصہ تمام مضمون کا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بامر اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو فرمایا میرے پیچھے سورہ فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔ ورنہ تمہاری نماز باطل ہو جائے گی۔ یہ حکم سن کر تمام جاں نثار فاتحہ خلف الامام کے قائل و فاعل تھے، حضوصاً حضرت عمر فاروقؓ و علی المرتضیٰ وغیرہ تو حکماً پڑھوایا کرتے تھے اسی طرح تابعین بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے اور ائمہ کرام میں سے امام مالک اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور امام غزالی اور امام حسینؓ اور دیگر ائمہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔

نمبر١٧ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آمین بالجہر بعد قرأت فاتحہ کہا کرتے تھے۔ وائل بن حجر کہتے ہیں:

صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولاالضالین قال اٰمین ومد بھا صوتہ : کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب کبھی نماز پڑھی آپ نے ولاالضالین کے بعد آمین دراز آواز سے کہی۔'' (ترمذی ص ٣٤ ابوداؤد ص ١٣٧ ابن ماجہ، تلخیص الجبیر ص ٨٩، منتقی ص ٥٩، دارمی ص ١٠٦، دار قطنی ص ١٢٧، مشکوٰۃ ص ٨٠

نمبر٢ ایک روایت ہے : اذا قرأولاالضالین قال آمین رفع بھا صوتہ : کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ فاتحہ ختم کی تو آپؐ نے بلند آواز سے آمین کہی۔ (ابوداؤد ص ١٣٦ و عون المعبود ص ٣٥١)

نمبر٣ ایک روایت میں ہے : انہ صلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بآمین کہ وائلؓ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے آمین بالجہر کہی۔ (ابوداؤد ص ١٣٦)

نمبر٤ علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔ وسندہ صحیح اور سند اس کی صحیح ہے۔ وصححہ الدار قطنی اور صحیح کہا اس کو دار قطنی نے۔ (تلخیص الجبیر ص ٨٩)

نمبر٥ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث وائل ابن حجر حدیث حسن کہ حدیث وائل ابن حجرؒ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین پکار کہنے کا ذکر ہے۔ حسن ہے۔ (ترمذی ص ٣٤)

نمبر٦ اس حدیث کے آگے امام ترمذی فرماتے ہیں : وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسم والتابعین ومن بعدھم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیھا وبھی یقول الشافعی واحمد واسحق۔

اور بہت سے اہل علم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین اور تابعین و تبع تابعین فرماتے ہیں کہ آمین پکار کر کہی جاوے۔ اور آہستہ نہ کہی جائے۔ اور اس طرح امام شافعیؒ اور امام احمد

اور اسحق فرماتے ہیں کہ آمین با لجہر کہنی چاہیے۔ (ترمذی ص ۳۴)

نمبر۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرء ولا الضالین رفع صوتہ بامین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسم جب ولا الضالین پڑھتے تو آمین بلند آواز سے پکار کر کہتے۔ (اعلام الموقعین جلد ۲ ص ۴، کنز الاعمال ص ۳ جلد ۱۸۷)

نمبر۸ اور تحفۃ الاحوذی میں مولانا عبد الرحمن فرماتے ہیں: ولم یثبت من احد من الصحابۃ الاسرار بالتامین بالسند الصحیح۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے بھی صحیح سند سے آمین آہستہ کہنا ثابت نہیں۔ (تحفۃ الاحوذی ۲۰۹)

نمبر۹ حضرت عطاء فرماتے ہیں اور کت مائتین من الصحابۃ اذا قال الامام ولا الضالین رفعوا اصواتھم بآمین۔ کہ میں نے مدینہ منورہ کی مسجد میں سے دو سو صحابہ کو دیکھا کہ جب امام سورۃ فاتحہ کرتا ختم، تو سب کے سب بلند آواز سے آمین کہتے اور مسجد میں گونج پیدا ہوتی۔ (بیہقی جلد ۲ ص ۱۵۹ اعلام جلد نمبر ۲ ص ۵ قسطلانی ج ۲ ص ۸۵)

نمبر۱۰ پیر عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: والجہر بالقراۃ والآمین کہ جہری نمازوں میں جب قراۃ بلند آواز سے پڑھی جائے اس میں آمین بھی پکار کر کہی جائے۔ غنیۃ الطالبین ص ۱۰)

نمبر۱۱ امام غزالیؒ آمین با لجہر کو سنت قرار دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

نمبر۱۲ خلاصہ مضمون یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نمازوں میں سورۃ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین پکار کر کہا کرتے تھے۔ اور آپ کے صحابہ کرام کا یہی دستور تھا۔ ائمہ اسلام متبع سنت اسی طرف گئے ہیں۔ امام حسن و حسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم اپنے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل نہیں کرتے تھے۔ حضرت معین الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

## فتاویٰ علمائے حدیث

## جلد 3 ص 122-125

## محدث فتویٰ